باتیں صرف عہدِ پارینہ کی یادیں بن کر رہ جائیں گی اور پھر کیوں ایک ارب سے زائد افراد کی وحدتِ اسلامیہ اپنے دورِ زوال و استدبار کیطرح ذلیل و مقہور اور اعداء اسلام کے لئے لقمۂ تر نہیں بنے گی۔؟ آج کفر کی ملتِ واحدہ (مغرب و مشرق کی ساری غیرمسلم قومیں) افغانستان کے مسئلہ پر چپ سادے ہوئے ہے جب کہ مغرب کے یہی عیار کسی ایک قاتل اور ظالم کی سزا پر مسلمان ممالک کے خلاف طوفان بدتمیزی اٹھا دیتے ہیں مگر آج افغانستان لٹ رہا ہے اسکی ردائے حمیّت اور عبائے عظمت و حریت تار تار کی جا رہی ہے مگر پورا یورپ خاموش ہے۔ کیا یہ اس ارشادِ نبویؐ کی ایک اور واضح تصدیق نہیں کہ : ان الامم تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا۔ (اوکما) (دنیا کی قومیں تمہارے تخت و تاراج کیلئے ایسی گرم ہوگئیں ہیں جیسے کھانے والے دسترخوان پہ ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔) ___ خاکم بدہن اگر آج کابل و ہرات کو سمرقند و بخارا بنتے دیکھ کر بھی ہماری غفلت ختم نہیں ہو سکتی اور ہمارا چین و سکون، کرب و الم اور اضطراب سے بدل نہیں سکتی تو پھر پوری ملّت کی مرگِ اجتماعی پہ ماتم کر لیجئے۔ اور اپنی عافیت و آزادی کا بھی فاتحہ پڑھ لیجئے کہ ملّتِ مسلمہ کی حیات و بقاء تو جہاد و سرفروشی ہی سے وابستہ ہے۔ آج مجروح و مظلوم افغانستان ہم سب کو پاکستان و ایران کو، جزیرۃ العرب اور مصر و شام کو پکار رہا ہے ___ اور ملتِ اسلامیہ کا فریضہ ہے کہ مسلمانوں کی متاعِ عظمت و شوکت پر شبخون مارنے والے روس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے للکارے کہ انسانیت کے اسے ذلیل و خونخوار دشمن تو کون ہے مسلمانوں کا ہمدرد و غمگسار بننے والا۔ مسلمانوں کے مسائل، عالمِ اسلام کے قضایا اور کسی بھی اسلامی مملکت کی مشکلات کے حل کیلئے خود عالمِ اسلام ہی کافی ہے۔ کاش! آج پورے عالمِ اسلام کا نعرہ بن جائے کہ اسلامی ممالک کے مسائل کے حل کیلئے خود عالمِ اسلام ہی کافی ہے۔ نہ تو عیار و مکار مغربی سامراج کی ضرورت ہے نہ ظلم و بربریت کے علمبردار کمیونسٹ بلاک کو ہمارے مسائل میں ٹانگ اڑانے کی حاجت۔

یوگنڈا کا سقوط، سقوط ایڈریانوپل اور سقوط ڈھاکہ سے کم المناک اور افسوسناک واقعہ نہیں ہے۔ مگر افسوس عالمِ اسلام بالخصوص عالمِ عرب کو اپنی عیاشیوں اور خرمستیوں سے اس طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھنے کی فرصت بھی نہ ملی۔ وہ عیدی امین جو اپنے مومنانہ کردار اور جرأتمندانہ گفتار کی وجہ سے امریکہ اور برطانیہ کے دلوں کا کانٹا بن چکا تھا۔ وہ جو یمین و یسار کی بندشوں سے آزاد صرف خدائے وحدہٗ کی غلامی میں سرشار تھا۔ یورپ نے اسکی تصویر ایک مسخرے کی شکل میں ہمارے سامنے رکھ دی اس لئے کہ وہ افریقہ میں یہود و نصاریٰ کے صیہونی و سامراجی عزائم کو للکارتا رہا اور چند عربوں کی خاطر ہر قسم کے خطرات کو مول لیتا رہا۔ یہود کی بیساکھیوں پر قائم امریکی حکومت، کینیا، زمبیا، ایتھوپیا اور تنزانیہ پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد یوگنڈا اور اس کے غیور و جسور مسلمان حکمران کو بھی ہڑپ